رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت شارع

جناب نور الٰہی صاحب ایڈووکیٹ ۔ گجرات

(۲)

بحیثیت شارع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک منصب یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے مطاعِ مطلق حاکم و فرمانروا ہیں۔ امام ابوبکر احمد بن علی جصاص نے احکام القرآن کے باب وجوب طاعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر کیا۔

قال اللہ تعالیٰ (اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ) وقال تعالیٰ: (وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ) وقال تعالیٰ: (وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ) وقال تعالیٰ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) فاکّد جل وعلا بھذہ الآیات وجوب طاع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وابان ان طاعتہ طاعۃ اللہ وافاد بذالک ان معصیتہ معصیۃ اللہ وقال اللہ تعالیٰ: (فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ) فاوعد علی مخالفۃ امر الرسول وجعل مخالف امر الرسول والممتنع من تسلیم ما جاء بہ والشاک فیہ خارجاً من الایمان بقولہ تعالیٰ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ، قِيلَ فِي الحرج ههنا انه الشك روى ذالك عن مجاهد واصل الحرج الضيق وجائز ان يكون المراد التسليم من غير شك فى وجوب تسليمه ولا ضيق صدر به بل بالشراح صدر وبصيرة ويقين . وفى هذه الأية دلالة على ان من رد شيئاً من اوامر الله تعالى او اوامر رسوله صلى الله عليه وسلم فهو خرج من الاسلام سواء رده من جهة الشك فيه او من جهة ترك القبول والامتناع من التسليم وذالك يوجب ماذهب اليه الصحابة فى حكمهم بارتداد من امتنع من اداء الزكاة وقتلهم وسبى ذراريهم لان الله حكم بان من لم يسلم للنبى صلى الله عليه وسلم قضائه وحكمه فليس من اهل الايمان ۔

ترجمہ :- " اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی (النساء - ۵۹) - ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے ۔ (النساء - ۶۴) - جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء - ۸۰) - پس واے نبیؐ ! تیرے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے جھگڑوں میں تجھے فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں ۔ پھر جو فیصلہ تو کرے اس کی طرف سے اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اُسے پوری طرح تسلیم کریں (النساء - ۶۵)

اِن آیات میں اللہ جل وعلا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے وجوب کی تاکید فرمائی اور بیان کیا کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور علیٰ ہذا القیاس رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے (النور - ۶۳)

اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی پر وعید سنائی ہے اور رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو تسلیم نہ کرنے والے یا اس میں شک کرنے والوں کو خارج از ایمان قرار دیا ہے۔ یہ مضمون سورۃ النساء کی مندرجہ بالا آیت ۶۵ میں بالصراحت بیان کیا گیا ہے: مجاہد کی روایت کے مطابق اس آیت میں لفظ "حرج" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد شک ہے اور بنیادی طور پر حرج کا مفہوم تنگی ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے فیصلے کو بغیر کسی شک کے پورے شرحِ صدر اور بصیرت و یقین کے ساتھ تسلیم کیا جائے اور اس کے خلاف اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کی جائے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے احکام یا اس کے رسولؐ کے احکام میں سے کسی حکم کو رد کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا خواہ اس نے ایسا کسی شک کی وجہ سے کیا یا اس حکم کو تسلیم و قبول کرنے سے انکار کی بنا پر کیا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے مانعینِ زکوٰۃ کے ارتداد اور انہیں قتل اور ان کی ذریت کو قید کرنے کا جو حکم دیا وہ بالکل صحیح ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو تسلیم نہ کیا وہ اہلِ ایمان میں سے نہیں ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ماخذِ قانون قرار دیا ہے۔ فرمایا گیا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ (النساء - ۶۵)

ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں۔ پھر اگر تمہارے

درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اُس کو اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور یوم آخر پر"۔

نواب صدیق حسن خاں نے " نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام" میں اِس آیت کے ذیل میں تحریر کیا ہے:

طاعة الله عزوجل هی امتثال اوامره ونواهیه و طاعة رسوله صلی الله علیه وسلم هی فیما امربه ونهی عنه - قال الحافظ ابن القیم فی " اعلام الموقعین"، امر الله تعالیٰ بطاعته وطاعة رسوله واعاد الفعل إعلاماً بان طاعة الرسول تجب استقلالاً من غیر عرض ما امربه علی الکتاب - بل إذا امر وجبت طاعته مطلقاً سواء کان ما امربه فی الکتب اولم یکن فیه، فانما اوتی الکتب ومثله معه -

ترجمہ: " اللہ عزوجل کی اطاعت سے مراد اس کے اوامر ونواہی کی تعمیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ان کاموں میں ہے جن کا آپؐ نے حکم دیا، یا جن سے آپؐ نے منع فرمایا - حافظ ابن القیمؒ نے " اعلام الموقعین" نے بیان کیا ہے - اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے اور (الرسول کے ساتھ فعل (اطیعوا) کا اعادہ کیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ رسولؐ کے احکام کی اطاعت مستقل طور پر واجب ہے خواہ یہ احکام " الکتاب" میں درج ہوں یا نہ ہوں کیوں کہ آپ کو " الکتاب" دی گئی اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور نعمت عطا کی گئی"۔

لے مطبوعہ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ص ۱۵۶ -

سید قطب شہید اپنی تفسیر "فی ظلال القرآن" جلد دوم پارہ پنجم کے ص ۲۰ اپر مندرجہ بالا آیت کے تحت لکھتے ہیں:

واللہ واجب الطاعة ۔ ومن خصائص الوهية ان يسن الشريعة ۔ فشريعته واجبة التنفيذ ۔ وعلى الذين آمنوا ان يطيعوا الله ۔ ابتداء ۔ وان يطيعوا الرسول ۔ بما له من هذه الصفة صفة الرسالة من الله فطاعته اذن من طاعة الله ۔ الذی ارسله بهذه الشريعة ، يبينها للناس فی سنته .. وسنته وقضاؤه ۔ علی هذا ۔ جزء من الشريعة واجب النفاذ .. والايمان يتعلق ۔ وجوداً وعدماً ۔ بهذه الطاعة وهذا التنفيذ ۔ بنص القرآن : اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ..."

ترجمہ:۔ اور اللہ کی اطاعت واجب ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ وہ شریعت عطا کرے اور اس کی شریعت کا نفاذ واجب ہے ۔ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اوّلاً اللہ کی اطاعت کریں اور رسول کی اطاعت کریں ۔ کیونکہ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب رسالت پر مامور کئے جانے کی بنا پر اطاعت کے مستحق ہیں ۔ آپؐ کی اطاعت اللہ کے اذن سے ہے جس نے آپؐ کو یہ شریعت دے کر بھیجا اور یہ فریضہ آپؐ کے سپرد کیا کہ آپؐ اپنی سنّت کے ذریعہ سے اس شریعت کی تشریح و توضیح کریں ۔ چنانچہ آپؐ کی سنّت اور آپؐ کے فیصلے واجب النفاذ شریعت کا حصّہ ہیں اور آدمی کا ایمان شریعت کی اطاعت اور اس کے نفاذ پر منحصر ہے ، جیسا کہ نصِ قرآنی — اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ — میں بیان کیا گیا ہے ۔

مندرجہ بالا اقسام کے تشریعی اختیارات کے علاوہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید اختیارات کے لیے مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمائی جائیں۔

ا۔ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

(سورۃ الحشر۔ ۷)

ترجمہ:۔ "جو کچھ رسول تمہیں دے اُسے لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے"۔

ب۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال۔ ۲۴)

ترجمہ:۔ "اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو، جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو زندگی بخشنے والی ہے"۔

ج۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط (الاعراف۔ ۱۵۷)

ترجمہ:۔ "(یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی امّی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اُتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے۔ اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے"۔

پہلی آیت میں لفظ "ما" عام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اوامر و نواہی

کو شامل ہے۔ اس لیے آنحضرتؐ کے تمام احکام واجب التسلیم شریعت ہیں۔ سید قطب شہید نے "فی ظلال القرآن" کی آخری جلد میں اس آیت کو اسلام کا دستوری نظریہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

فسلطان القانون فی الاسلام مستمد من هٰذا التشریع جاء به الرسول - صلی الله علیه وسلم - قرآناً او سنةً والامة کلها والامام معها لا تملك ان تخالف عما جاء الرسول - فاذا شرعت ما یخالفه لم یکن لتشریعها هٰذا سلطان، لانه فقد السند الاول الذی یستمد منه السلطان .. وهٰذه النظریة تخالف جمیع النظریات البشریة الوضعیة، بما فیها تلك التی تجعل الامة مصدر السلطات بمعنی ان الامة ان تشرع لنفسها ما تشاء، وکل ما تشرعه فهو ذوسلطان - فمصدر السلطات فی الاسلام هو شرع الله الذی جاء به الرسول صلی الله علیه وسلم والامة تقوم علی هٰذه الشریعة وتحرسها وتنفذها - والامام نائب عن الامة فی هٰذا - وفی هٰذا تنحصر حقوق الامة - فلیس لها ان تخالف عما آتاها الرسول فی ای تشریع -

ترجمہ: "اسلام میں قانون کی طاقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ پوری امت اور ان کے امام کو یہ اختیار نہیں کہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم کی لائی شریعت کی مخالفت کر سکے۔ جب امت کوئی ایسی قانون سازی کرے جو شریعت (نبوی) کے خلاف ہو تو اسے کوئی قانونی جواز حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ قانون سازی اس بنیادی سند و حجت سے محروم ہے جس پر قانون کی طاقت کا انحصار ہے۔ اسلام کا یہ نظریہ انسانوں کے بنائے ہوئے جملہ نظریات کے خلاف ہے۔ کیونکہ دیگر وضعی نظریات (باقی بر صفحہ